بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسماء اللہ الحسنیٰ اور صفات اللہ العلیٰ اور اللہ تعالیٰ کی معرفت کی اہمیت (حصہ اول)

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضیٰ بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (01: شرح الاسماء اللہ الحسنیٰ) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

شرح الاسماء اللہ الحسنیٰ۔ اللہ تعالیٰ کے پیارے نام ہیں، ان پیارے ناموں کی شرح کرتے ہیں یہ علم اللہ تعالیٰ کی ذات کے متعلق ہے جو اشرف العلوم سمجھا جاتا ہے۔ ہمارا رب جل شانہ کون ہے؟ اللہ تعالیٰ کے پیارے نام کس چیز پر دلالت کرتے ہیں؟ یہ نام اللہ تعالیٰ کے لیے خاص کیوں ہیں؟ اور ان ناموں کی کیا اہمیت ہے؟ ان کو سمجھنے کی کوشش کریں گے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ؛ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

﴿وَلِلَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ فَادْعُوهُ بِهَا﴾

اور اچھے اچھے نام اللہ ہی کے لیے ہیں سو ان ناموں سے ہی اللہ کو موسوم کیا کرو (الأعراف:180)

اور اللہ کے پیارے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) فرماتے ہیں:

إِنَّ لِلَّهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا مِائَةً إِلا وَاحِدًا مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ

اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں یعنی ایک کم سو۔ جو شخص ان سب کو محفوظ رکھے گا وہ جنت میں داخل ہوگا

(بخاری: 2736)

مقدمے کے طور پر چار چیزوں پر بات کریں گے۔

1: اس علم کی اہمیت کیا ہے؟ اور یہ علم ہمیں کیوں حاصل کرنا چاہیے؟

2: اس علم کے فوائد اور ثمرات کیا ہیں؟ ہم نے یہ تو جان لیا کہ اللہ تعالیٰ کے نام الرحمٰن اور الرحیم ہیں، لیکن الرحمٰن اور الرحیم کا کیا معنی ہے؟ اور ان کو سمجھنے سے کیا فوائد حاصل ہوں گے؟

3: اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات کے متعلق بعض اہم غلطیاں جو عام لوگوں میں رائج ہیں، وہ غلطیاں کیا ہیں اور کیوں غلط ہیں؟ اور صحیح چیز کیا ہے؟

4: اللہ تعالیٰ کے اسماء کے متعلق بعض اہم قواعد اور اصول۔

اللہ تعالیٰ کے اسماء الحسنیٰ اور صفات العلیٰ جاننے کی اہمیت

ہر علم کی قدر و قیمت اور اس کی اہمیت اس کے معلوم کی حقیقت پر منحصر ہے، دنیا کا کوئی بھی علم دیکھ لیں، اس کی قدر و قیمت معلوم کی حقیقت سے جڑی ہوتی ہے۔ میڈیکل کا علم دنیا میں قدر و قیمت والا علم ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس علم کی بدولت لوگوں کی جانیں محفوظ ہوتی ہیں، اگر کوئی بیماری ہو جائے تو اس کا علاج ہو جاتا ہے۔ اسی طریقے سے جو دیگر علوم ہیں ہر علم کی اپنی اپنی قدر و قیمت ہے، اپنی ایک جگہ ہے، اپنی ایک اہمیت ہے۔ جب یہ جان لیا کہ ہر علم کی قدر و قیمت اور اس کی اہمیت اس کے معلوم کی حقیقت سے جڑی ہوئی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات بھی اللہ تعالیٰ کی ذات سے جڑے ہوئے ہیں۔ اس علم کی اہمیت کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ یہ علم اللہ تعالیٰ کے متعلق ہے اور اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات کے متعلق ہے۔ اہمیت کے تعلق سے تقریباً دس یا بارہ نکات بیان کریں گے۔

پہلی اہمیت: اللہ تعالیٰ کی معرفت: اسماء الحسنیٰ والصفات العلیٰ کے علم کو سمجھنے اور حاصل کرنے کو الفقہ الاکبر کہتے ہیں۔ بلکہ یہ الفقہ الاکبر کی بنیاد ہے۔ فقہ کہتے ہیں سمجھنے کو اور اکبر کہتے ہیں سب سے بڑی چیز کو ۔ اور فقہ اکبر کہتے ہیں عقیدہ کے مسائل کو۔ اور عقیدہ کی بنیاد اللہ تعالیٰ کی ذات، اللہ تعالیٰ کے اسماء الحسنیٰ اور صفات العلیٰ ہیں۔ ان ہی اسماء الحسنیٰ سے ہم توحید سیکھیں گے کہ توحید ہوتی کیا ہے اور توحید کی کتنی قسمیں ہیں؟

اللہ کے پیارے پیغمبر (ﷺ) فرماتے ہیں:

مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ

جس شخص کی اللہ تعالیٰ بہتری اور بھلائی چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے (بخاری: 71)

سبحان اللہ، دین کو سمجھنے والا انسان اس دنیا کا بہترین انسان ہے۔ دین کی بنیاد عقیدہ ہے اور عقیدہ کی بنیاد توحید ہے اور توحید کی بنیاد اللہ تعالیٰ کے اسماء، اللہ تعالیٰ کی ذات اور اللہ تعالیٰ کی صفات ہیں۔

دوسری اہمیت: اسماء الحسنیٰ اور صفات العلیٰ کو جاننا دین کی بنیاد ہے:

بنیاد جتنی مضبوط ہوتی ہے اتنی ہی اس کی عمارت مضبوط ہوتی ہے۔ آپ دین کو سمجھنا چاہتے ہیں، اچھی بات ہے اس میں خیر ہے لیکن آپ دین کی بنیاد ہی نہ سمجھیں تو پھر اس میں کوئی خیر نہیں ہے۔ میرے بھائی یاد رکھیں، آپ بہترین نماز پڑھ لیں، بہترین حج کر لیں لیکن آپ کو عقیدہ کی سمجھ ہی نہیں کہ عقیدہ کیا ہوتا ہے، توحید کیا ہوتی ہے، تو پھر آپ کی نماز کا کوئی فائدہ نہیں اور نہ ہی آپ کے حج کا کوئی فائدہ ہے۔ کیونکہ اگر عقیدہ میں غلطی ثابت ہو جائے، تو عقیدہ کا بگاڑ انسان کے اعمال کو اکارت کر دیتا ہے، اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔ اور یہ اس لیے کہ عقیدہ کے بگاڑ کا نام ہے کفر اور کفر کے ساتھ کوئی بھی عمل ٹھہرتا نہیں ہے، اللہ تعالیٰ کے ہاں قابل قبول نہیں ہے اس لیے دین کی بنیاد کو جاننا بہت ضروری ہے اور دین کی بنیاد ہے توحید اور توحید کی بنیاد ہے اللہ تعالیٰ کی ذات اور اسماء والصفات۔ جس نے اس علم کی اہمیت کو سمجھا ہے اور اس علم کو حاصل کیا ہے اور اس کے لیے جدوجہد کی ہے، اس کی بنیاد مضبوط ہوئی اور جب اس کی بنیاد مضبوط ہوئی تو پھر دین کی عمارت جو وہ قائم کرنا چاہتا ہے جس پر وہ عمل کرنا چاہتا ہے وہ بھی مضبوط رہے گی۔ ابن القیم (رحمہ اللہ) بڑی پیاری بات فرماتے ہیں: جو شخص اپنی عمارت لمبی کرنا چاہتا ہے تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنی بنیاد مضبوط کرے اور بنیاد کا اہتمام عمارت کی لمبائی سے زیادہ کرے اگر وہ اس عمارت کا قیام چاہتا ہے کہ لمبے عرصے

تک وہ عمارت اس کے کام آئے توانسان کے لیے یہ عمارت اس کے اعمال اور درجات ہیں۔ انسان کی عمارت نماز، روزہ ، حج، زکوٰۃ ،اور حسن اخلاق ہیں۔ انسان دنیامیں کیا کماتا ہے؟انسان کے اخلاق کیاہیں؟ یہ سارے کے سارے کیا ہیں؟ ابن القیم (رحمہ اللہ) فرماتے ہیں: یہ عمارت ہے۔اور اس عمارت کی اساس (بنیاد)ایمان ہے۔ اور جب یہ بنیاد مضبوط ہو گی، پھر عمارت جتنی بلند ہو کوئی پریشانی، کوئی پرواہ نہیں ہو گی۔ لیکن جب بنیاد ہی مضبوط نہ ہو تب عمارت کو بلند کرنے سے پہلے دل کو دھڑ کا لگا رہتا ہے کہ کہیں ساری کی ساری عمارت نہ گر جائے۔ یاد رکھیں کہ شریعت کی بنیاد دو چیزوں پر قائم ہے:

پہلی چیز: اللہ تعالیٰ کی معرفت، اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات کی معرفت اور اللہ تعالیٰ کے احکام کی معرفت کہ اللہ تعالیٰ نے کیا حکم دیا ہے؟اللہ تعالیٰ کی شریعت کیا ہے؟

دوسری چیز: اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دینا اور اللہ کے پیارے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے فرمان کے سامنے اپنے سر کو جھکا دینا۔ یہ شریعت کی دو بنیادیں ہیں جس پر دین کی عمارت قائم ہے۔

تیسری اہمیت: یہ علم توحید کی بنیاد ہے، توحید کا لفظ وحد سے لیا گیا ہے۔اور وحد کا لفظ واحد سے لیا گیا ہے اور واحد کا مطلب ہے ایک، یکتا۔ اللہ تعالیٰ کی توحید کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اللہ تعالیٰ کے حقوق میں ایک ماننا اور ایک جاننا۔ اللہ تعالیٰ کے حقوق کیاہیں؟ اللہ تعالیٰ کے تین عظیم حقوق ہیں :

<u>پہلا حق توحید ربوبیت کا ہے:</u> اللہ تعالیٰ اکیلا خالق، مالک ،اور تدبیر کرنے والا ہے، اکیلا مشکل کشا، اکیلا حاجت روا ہے، اکیلا نفع ونقصان کا مالک ہے، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی خالق ، مالک، تدبیر کرنے والا اور

نفع و نقصان کا مالک نہیں۔ اللہ تعالیٰ کو ایک رب ماننے ، جاننے اور اس پر یقین کرنے کو توحید فی الربوبیہ کہتے ہیں۔

دوسرا حق توحید الوہیت یا توحید العبادۃ کا ہے: اللہ تعالیٰ حق العبادۃ میں ایک ہے ، تمام عبادات، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، دعا، پکار، قربانی، نذر و نیاز، صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہی صرف کرنے کو توحید فی العبادۃ کہتے ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے حق العبادۃ میں اس کے ساتھ کوئی دوسرا شریک نہیں، کوئی دوسرا ساتھی نہیں ۔

تیسرا حق توحید اسماء وصفات کا ہے: اللہ تعالیٰ کے جو نام، قرآن مجید یا صحیح حدیث میں بیان کیے گئے ہیں ان پر ہمارا ایمان ہے کہ وہ حق ہیں، اور ان میں اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں ہے۔ وہ نام اور صفات اللہ تعالیٰ کے شایان شان ہیں۔ مخلوق کے نام اور صفات سے بالکل ہٹ کر ہیں، بغیر انکار ، تحریف ، کیفیت اور مثلیت بیان کرنے کے۔

چوتھی اہمیت: قرآن مجید میں سب سے زیادہ ذکر اللہ تعالیٰ کے نام اور صفات کا ہوا ہے۔ جیسے کہ الْغَفُوْرُ، الرَّحِيْمُ، الْعَزِيزُ، الْحَكِيمُ، الْعَلِيّ، الْعَظِيمِ۔ اللہ تعالیٰ نے اس علم کی اہمیت کو اپنی عظیم کتاب میں اس لیے بیان کیا ہے تاکہ لوگ اس علم کو سمجھیں۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ (رحمہ اللہ) فرماتے ہیں: "کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کے اسماء والصفات اور افعال کا جو ذکر ہے وہ اس سے زیادہ بڑھ کر ہے کہ جنت میں کیا کھانے اور پینے کو ملے گا اور جنت کی صفت سے بھی زیادہ ہے۔ اور آخرت پر ایمان کے متعلق جو آیات ہیں

ان سے زیادہ ذکر اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات کا ہے" انسان کی غرض کیا ہے؟ مومن کی غرض کیا ہے؟ ہمارا مقصد کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ راضی ہو جائے اور جنت دے دے۔ تو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جتنا ذکر اپنے اسماء وصفات کا کیا ہے اتنا ذکر جنت کا نہیں کیا، سبحان اللہ۔ آخرت کے ذکر سے کیا ہوتا ہے؟ دل دھڑکتا ہے۔ جب آیتوں میں یہ سنتے ہیں کہ آسمان پھٹ جائے گا یا سورج کی روشنی چلی جائے گی، تارے آپس میں ٹکرائیں گے، زمین پھٹ جائے گی، زلزلے ہوں گے۔ تو کیا کوئی فرق نہیں پڑتا سننے والے کو؟ اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے کہ ان چیزوں سے بھی زیادہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اسماء وصفات کا ذکر کیا ہے، ان میں کیا عبرت ہے یہ ہم نے جاننا ہے۔

<u>پانچویں اہمیت</u>: اللہ تعالیٰ کے اسماء اور صفات انبیاء اور رسل عَلَيۡهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام کی بنیادی دعوت ہے ۔انبیاء اور رسل عَلَيۡهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام کی بنیادی دعوت توحید ہے جس کا تعلق اللہ تعالیٰ کی ذات سے ہے۔ جب انسان اللہ تعالیٰ کو جانتا نہیں کہ اس کا رب کون ہے تو وہ اس کی توحید کس چیز میں کرے گا؟ اللہ صرف نام نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ اس پوری کائنات کا خالق، مالک، تدبیر کرنے والا ہے، عظیم اور بلند ذات ہے ۔ہم صرف اللہ کا نام جانتے ہیں ،اللہ کے نام کا معنی نہیں جانتے، تعجب کی بات ہے، جس ذات کا احسان اتنا عظیم ہے، جس کا کرم اتنا عظیم ہے، جس کی نعمتوں میں ہم ڈوبے ہوئے ہیں کہ ہم گن نہیں سکتے، اس ذات سے ہم ناواقف ہیں۔ پتہ ہے گناہ کیوں ہوتے ہیں؟ کیوں کہ ہمیں قدر نہیں ہے کہ ہمارا رب کیا ہے ،الا من رحم اللہ سبحانہ وتعالیٰ۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ﴾

اور لوگوں نے جیسی قدر اللہ تعالی کی کرنی چاہیے تھی نہیں کی۔(الزمر:67)

توانبیاء عَلَیۡهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کی بنیادی دعوت توحید ہے اور توحید کی بنیاد اللہ تعالیٰ کی ذات اور اسماء و صفات ہیں۔انبیاء اور الرسل عَلَیۡهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ جو شریعت اور دین لے کر آئے ہیں وہ تین چیزوں پر قائم ہے۔

پہلی چیز: تعریف الربِّ المدعو إليه بأسمائه وصفاته اللہ تعالیٰ کی معرفت لوگوں کو بیان کی کہ تمہارا رب ،رحمٰن اور رحیم ہے، کریم اور عزیز ہے، حکیم اور صبور ہے، شکور، جبار ،اور متکبر ہے۔

دوسری چیز: معرفة الطريق الموصلة إليه لوگوں کو وہ راستہ دکھایا جو راستہ انہیں اس عظیم رب کی طرف لے کر جاتا ہے۔اگر صرف رب کی معرفت بیان کردی جائے، لیکن اس تک پہنچنے کا راستہ نہ بتایا جائے تو بتانے کا فائدہ کیا ہے۔یہ ناقص دعوت ہے۔اگر میں ایک خوبصورت اور اچھی جگہ کے بارے میں بات کروں، اور اس کی سو تعریفیں کروں، لیکن اس کے بعد بھی آپ کو راستہ نہ بتاوں، تو آپ کو پریشانی ہو گی کیونکہ بات ادھوری بیان کی گئی۔اور کیونکہ انبیاء عَلَیۡهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کی دعوت اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی ہے، تو اس وحی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے مکمل کر کے بھیجا ہے۔یہ کون سا راستہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے گھر لے کر جاتا ہے، اس عظیم رب تک پہنچاتا ہے؟ اللہ تعالیٰ کے ذکر، شکر اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کا راستہ ہے۔

تیسری چیز: جب اللہ تعالیٰ راضی ہو جائے گا اس کا ذکر، شکر اور عبادت کرنے کے بعد تو اس کے بدلے میں تمہیں جنت عطا فرمائے گا۔ یہ دعوۃ الرسل عَلَيۡهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام ہے۔

تو اس دعوت کی سب سے پہلی بنیاد اللہ تعالیٰ کی معرفت ہے اور یہ قول ابن القیم (رحمہ اللہ) کا ہے جس کو الصواعق المرسلۃ میں انہوں نے بیان کیا ہے۔اور سب سے زیادہ جس نے اللہ تعالیٰ کی معرفت بیان کی ہے وہ ہیں رحمت اللعالمین محمد مصطفیٰ (ﷺ)۔اللہ کے پیارے پیغمبر (ﷺ) فرماتے ہیں:

قَدْ تَرَكْتُكُمْ عَلَى الْبَيْضَاءِ لَيْلُهَا كَنَهَارِهَا لا يَزِيغُ عَنْهَا بَعْدِي إِلا هَالِكٌ

میں تمہیں ایک صاف اور سفید میدان پر چھوڑ کر جا رہا ہوں جس کی رات کی تاریکی دن کی روشنی کے برابر ہے اس سے وہ لوگ ہی گمراہ ہوں گے جو ہلاک ہونا چاہتے ہیں ۔(ابن ماجہ: 43|علامہ البانی نے صحیح کہا ہے)

سبحان اللہ، ایسے سفید میدان پر چھوڑ کر جا رہا ہوں جس کی دن اور رات دونوں روشن ہیں۔دین اور شریعت کے امور اور مسائل اللہ کے پیارے پیغمبر (ﷺ) نے واضح طریقے سے بیان کیے ہیں، کھول کھول کر بیان کیے ہیں۔اللہ کے پیارے پیغمبر (ﷺ) فرماتے ہیں:

إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِي إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ يَدُلَّ أُمَّتَهُ عَلَى خَيْرِ مَا يَعْلَمُهُ لَهُمْ، وَيُنْذِرَهُمْ شَرَّ مَا يَعْلَمُهُ لَهُمْ

مجھ سے پہلے جتنے بھی نبی گزرے ہیں ان پر ضروری تھا کہ وہ اپنی امت کی ان باتوں کی طرف رہنمائی کریں جن کو وہ ان کے لیے بہتر جانتے ہوں، اور انہیں ان چیزوں سے ڈرائیں جن کو وہ ان کے لیے بری جانتے ہوں (مسلم: 1844)

اور تیسری روایت میں آیا ہے کہ اللہ کے پیارے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا:

إِنَّه لَيس شَئٌ يُقَرِّبُكُم إلى الْجَنَّة إِلَّا قد أَمَرْتُكم به و لَيس شَئٌ يُقَرِّبُكُم إلى النَّار إِلَّا قد نَهَيْتُكُم عَنْه

کہ جو چیز تمہیں جنت کے قریب کر سکتی تھی میں نے تمہیں اس کا حکم دے دیا، اور جو چیز تمہیں آگ کے قریب کر سکتی تھی اس سے منع کر دیا۔ (السلسلة الصحيحة: 2866| علامہ البانی نے حسن کہا ہے)

اور یہ محال ہے کہ اللہ کے پیارے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنی امت کو طہارت کے مسائل، قضائے حاجت کے مسائل بیان کر کے جائیں اور رب عظیم جل شانہ کی معرفت اور اسماء وصفات کے متعلق خاموشی اختیار کریں۔ اس میں رد ہے ان لوگوں کا جو کہتے ہیں کہ اللہ تعالی کے نام اور صفات ہم مانتے ہیں لیکن معنی نہیں جانتے کہ کیا ہیں؟ بے معنی ہیں۔ انہیں کہتے ہیں مفوضہ۔ اہل قبلہ کے اللہ تعالی کے اسماء وصفات کے متعلق چھ گروہ ہیں، ان میں سے ایک گروہ کہتا ہے کہ اللہ تعالی کے نام بھی ہیں اور صفات بھی ہیں لیکن معنی کیا ہیں ہم نہیں جانتے۔ الرحیم کا نام قرآن مجید میں ذکر ہوا ہے، اس کا معنی کیا ہے؟ بے معنی ہے۔ رحیم کے معنی نہیں جانتے کہ معنی کیا ہے؟ کریم کا معنی نہیں جانتے، علیم کا معنی نہیں جانتے، غفار کا معنی

نہیں جانتے، جبار کا معنی نہیں جانتے۔ تو پھر جانتے کیا ہیں؟ مفوضہ کا گروہ بہت بڑا فتنہ ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں اس فتنے سے اور دیگر فتنوں سے بچائے۔(آمین)

چھٹی اہمیت: اللہ تعالیٰ کی معرفت سے دنیا اور آخرت کی خیر جڑی ہوئی ہے۔ اللہ کے پیارے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) فرماتے ہیں:

مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ

اللہ تعالیٰ جس شخص کی بہتری اور بھلائی چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے (بخاری: 71)

ساتویں اہمیت: اللہ تعالیٰ کی معرفت دلوں کی زندگی کی بنیاد ہے۔ مخلوق کے دل کی زندگی کی بنیاد اللہ تعالیٰ کی معرفت ہے۔ جو دل اپنے رب کو نہیں جانتا وہ دل مردہ دل ہے اگرچہ وہ دھڑکتا ہی کیوں نہ ہو۔ زندہ دل کے لیے دھڑکن کافی نہیں ہے کیوں کہ دل تو کافر کے بھی دھڑکتے ہیں، دل تو جانور کا بھی دھڑکتا ہے۔ تو حقیقی زندگی کے لیے دل کا دھڑکنا کافی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی معرفت بنیادی چیز ہے اور ہر انسان کو جاننا چاہیے کہ اس کا رب کون ہے۔

ابن القیم (رحمہ اللہ) جواب الکافی میں فرماتے ہیں: انسان کی زندگی اس کے دل اور اس کی روح سے ہے۔ اور اس کے دل کی زندگی اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک کہ وہ اپنے خالق، اپنے مالک کی معرفت حاصل نہ کرے اور اس کی عبادت نہ کرے اور اسی سے توبہ نہ کرے، اس کی طرف واپسی نہ ہو اس کی۔

ایسے ہی انسانوں کے دل میں اطمینان ہوتا ہے جو اپنے رب کو جانتے بھی ہیں اور اپنے رب کو مانتے بھی ہیں اور ہر غلطی ، ہر گناہ کے بعد اپنی واپسی اپنے رب کی طرف کرتے ہیں۔

سات نکات ہو گئے ہیں اور سات باقی ہیں۔ ان شاء اللہ اگلے درس میں باقی بیان کریں گے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں علم نافع اور عمل صالح کی توفیق عطا فرمائے، قرآن اور سنت پر چلنے کی اور سلف الصالحین کے روشن منہج کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

﴿سُبۡحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الۡعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوۡنَ‌، وَسَلٰمٌ عَلَى الۡمُرۡسَلِيۡنَ‌، وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ﴾

وَصَلَّى اللهُ وَسَلَّمَ وَبَارِكْ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِين

حقوق برائے ناشر محفوظ

اصحاب الحدیث اس کتاب کو اسی شکل میں بغیر کسی تبدیلی کے، اس کی تقسیم، طباعت، فوٹو کاپی اور/یا الیکٹرونک ذرائع کے ذریعہ اس کی تقسیم اور اس کے مواد کو پھیلانے کی اجازت دیتا ہے اس شرط کے ساتھ کہ اس سے مالی طور پر منفعت حاصل نہ کی جائے، سوائے اس حالت میں جب کہ ناشر سے اس کی خاص اجازت حاصل کی گئی ہو۔ اس کتاب سے ذکر کئے گئے حوالے کو ناشر (اصحاب الحدیث) کی طرف ضرور منسوب کریں۔